س جانب متوجہ ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے کام میں خیر و برکت عطا فرمائے اور مسلمان پھر ایک بار حکمت حقہ کے علم بردار اور قائد ہو جائیں۔

(ڈاکٹر) محمد غوث (ایم اے - ایل ایل بی - پی ایچ ڈی) مدراس

جناب ایڈیٹر صاحب

شاہ ولی اللہ اکیڈمی کا شائع شدہ ٹریکٹ اور مقاصد و نظام کار اور اس کے ماہنامہ الرحیم کے دونوں شمارے پڑھے۔ ان سے میں نے جو تاثر لیا، اسے قلم بند کر کے بھیج رہا ہوں اس امید کے ساتھ آپ اسے شائع کردیں گے میں حضرت شاہ صاحب کی علمی عظمت کا معترف ہوں اور مجھے یہ بھی تسلیم ہے کہ وہ برصغیر کے عظیم ترین عالم، عارف اور حکیم تھے۔ اسلامی علوم میں بھی ان کا مرتبہ بڑا بلند تھا۔ اور تصوف و حکمت میں بھی ان کی گہری نظر تھی اور یہ کہ وہ عالم کے ساتھ ساتھ محقق بھی تھے اور مجتہد بھی اور مجھے اس کے ماننے میں کوئی امر مانع نہیں کہ ان کے افکار و تعلیمات کی اشاعت کی جتنی ضرورت اس دور میں ہے شاید ہی کسی اور دور میں ہو۔

الرحیم کے پہلے شمارے میں آپ نے "کیا شاہ ولی اللہ اکیڈمی یہ کرے گی" کے عنوان سے جو مراسلہ شائع کیا ہے۔ اور اس میں یہ جو سوال پوچھا گیا ہے، وہ واقعی قابل توجہ ہے کہ آخر شاہ صاحب کے بعد ان کی کتابیں لوگوں کے زیر مطالعہ رہیں۔ ان کے ماننے والے ان کی تعلیمات کو فروغ دینے میں کوشاں رہے اور شاہ صاحب کے نام سے ایک مستقل سیاسی فکری تعلیمی علمی تحریک بھی چلی، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا اور آگے چل کر شاہ صاحب کی دعوت محدود ہو کر رہ گئی اس سے نہ تو ذہنی جمود ٹوٹا، نہ ہمارے ہاں کی تنگ نظری ختم ہوئی۔ اور نہ ہم اس قابل ہوئے کہ یورپ سے آنیوالے فکری سیلاب کا مقابلہ کرسکیں۔ بلکہ آپ ناراض نہ ہوں تو میں عرض کروں کہ شاہ صاحب کے نام لیوا جمود، رجعت پسندی اور اسلاف پرستی کے سب سے بڑے پشتیبان بن گئے اور ان کی تمام تر کوششیں اس کے لئے وقف رہیں کہ گردش ایام کو پیچھے کی طرف لے چلیں۔